سوال

(42) دوران نماز لغو کام کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت سے لوگ نماز میں بکثرت لغو کام اور حرکتیں کرتے رہتے ہیں، توکیا نماز کے باطل ہونے کے لیے حرکت کی کوئی حد متعین ہے؟ اور بعض لوگ لگاتار تین حرکت کرنے سے نماز کو باطل قرار دیتے ہیں، توکیا اس تحدید کی کوئی اصل ہے؟ اور جو لوگ اپنی نمازوں میں بکثرت لغو کام کرتے ہیں انہیں آپ کیا نصیحت فرماتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں اطمینان وسکون ملحوظ رکھنا، نیز لغو کام سے اجتناب کرنا ہر مومن مرد وعورت کے لیے ضروری ہے، کیونکہ اطمینان وسکون نماز کا ایک رکن ہے، جیسا کہ صحیحین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے ایک شخص کو جس نے اپنی نماز میں اطمینان ملحوظ نہیں رکھا نماز دہرانے کا حکم دیا، پس نماز میں خشوع وخضوع اور حضور قلب ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے مشروع ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدۡ أَفۡلَحَ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ ١ ٱلَّذِينَ هُمۡ فِي صَلَاتِهِمۡ خَٰشِعُونَ ٢ ... سورة المؤمنون

''فلاح یاب ہوگئے وہ مومن جو اپنی نماز میں خشوع برتتے ہیں۔''

نماز میں لباس اور داڑھی وغیرہ سے کھیلنا مکروہ ہے، اور اگر یہ فعل لگاتار اور کثرت سے ہو تو حرام اور نماز کے باطل ہونے کا سبب ہے، جو لوگ نماز کے باطل ہونے کے لیے تین حرکتوں کی تحدید کرتے ہیں ان کا یہ قول ضعیف اور بے بنیاد ہے، بلکہ یہ امر نمازی کے اعتقاد پر موقوف ہے، اگر نمازی کا اعتقاد یہ ہے کہ اس نے لگاتار اور کثرت سے حرکتیں کی ہیں تو اسے فرض نماز کی صورت میں نماز دہرانا ہوگا اور اللہ سے توبہ کرنی ہوگی۔

ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے میری نصیحت ہے کہ وہ نماز میں خشوع وخضوع کا اہتمام کریں، نیز معمولی حرکت وعبث سے بھی اجتناب کریں، کیونکہ نماز کی بڑی اہمیت ہے، یہ اسلام کا ستون اور شہادتین کے اقرار کے بعد اسلام کا اہم ترین رکن ہے، نیز قیامت کے دن بندوں سے سب سے پہلے اسی کے متعلق پوچھ تاچھ ہوگی، اللہ تمام مسلمانوں کو اپنی مرضی کے مطابق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 99

محدث فتویٰ